1

حماسۂ چہلم سید الشہداء علیہ السلام

پیدل سفر کا مطلب

علی حسینی

پیشکش: حیاتِ طیبہ (جدید اسلامی تمدن کا احیاء)

بسم الله الرحمن الرحیم

مقصدِ چہلم حسینی:

اسلام کے دشمنوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے اور اب بھی اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ چہلم امام حسین علیہ السلام کی اہمیت اور ثقافت کو ختم کر دیا جائے، جبکہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کی تاکید رہی ہے کہ چہلم امامؑ ہمیشہ زندہ رہے کیونکہ چہلم، امام حسین علیہ السلام کے ہدف اور راستے کو زندہ رکھنے کا نام ہے، اسی لیے ہر شیعہ فرد پر اس سلسلے میں ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ چہلم سید الشہداء میں ہدفِ امام حسین علیہ السلام یعنی اسلام کی بقاء پر اپنی توجہ زیادہ سے زیادہ مرکوز رکھے اور بقائے اسلام کی اس اہم ترین ذمہ داری سے غافل نہ ہو۔

سید الشہداء علیہ السلام کی اس عظیم قربانی میں پوری تاریخ بشریت کے لیے ایک راہنمائی ہے، کہ اپنے زمانے کی گمراہیوں سے کسی طرح خود کو آزاد کرایا جاتا ہے۔ اور ان آخری چند سالوں میں چہلم حسینیؑ کے حماسہ میں شرکت کرنے والے لاکھوں افراد کی روح سید الشہداء علیہ السلام کی اسی تاریخی راہنمائی سے منور دکھائی دے رہی ہے، جو انہیں بین الاقوامی اموی استکباری ثقافت سے آزاد کروا رہی ہے۔

حماسۂ چہلم یعنی طاغوت کو للکار:

حماسۂ چہلم سید الشہداء ایسی رسم نہیں ہے جو آج ہم سے شروع ہوئی ہے، بلکہ ہمارے تمام ائمہ طاہرین علیہم السلام نے چہلم امام حسینؑ علیہ السلام کو عقیدت و احترام سے منانے کی تاکید کی ہے تاکہ پتا چلے کہ جو قربانی سید الشہداء علیہ السلام نے پیش کی تھی وہ بے اثر نہیں ہے بلکہ اس کی تاثیر لازوال ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں:

عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ خَمْسٌ؛ صَلَاةُ الْإِحْدَى وَ الْخَمْسِينَ وَ زِيَارَةُ الْأَرْبَعِينَ وَ التَّخَتُّمُ فِي الْيَمِينِ وَ تَعْفِيرُ الْجَبِينِ وَ الْجَهْرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ (لمزارالكبير (لابنالمشهدي:ص۳۵۲)

"مومن کی پانچ نشانیاں ہیں: اکاون رکعت نماز، زیارت اربعین کا پڑھنا، انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہننا، سجدہ خاک پر کرنا اور اونچی آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پڑھنا"

جابر بن عبداللہ انصاری، آل محمد علیہم السلام کے اسرار سے واقف اصحاب میں سے ہیں۔ وہ بہت اچھی طرح جانتے تھے کہ کس طرح پہلے ہی چہلم پر، امام حسین علیہ السلام کی زیارت کر کے یہ واضح کر دیں کہ یہ عظیم قربانی ایسی نہیں ہے کہ بے اثر ہو جائے۔ جابر اسی وقت باوجود اس کے کہ نابینا تھے اور باوجود اس کے کہ ان حالات اور شرائط میں مدینہ سے کربلا کا سفر جان لیوا تھا، جانتے تھے اور آگاہ تھے کہ آنحضرتؑ کی شہادت کے بعد کے پہلے چہلم پر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کوئی معمولی زیارت نہیں ہے کہ جس کا صرف ان کے لیے انفرادی ثواب ہو بلکہ ان کی یہ حاضری ایک تاریخی حاضری اور ذمہ داری ہے۔ وہ تاریخی ذمہ داری جو امام حسین علیہ السلام نے شروع کی تھی اور ان کا حاضر ہونا امویوں کی استکباری حاکمیت کو للکارنے کے مترادف تھا۔

حماسہ چہلم، یزیدی ثقافت کی نابودی:

چہلم حسینی کا حماسہ، لاکھوں لوگوں کی امام حسین علیہ السلام کے مقدس اہداف سے وفاداری کے لیے حاضر ہونا ہے۔ اسی حماسے میں مصمم ارادے والے لاکھوں افراد عالمی استکبار کی یزیدی ثقافت اور رسم و رواج سے منہ موڑنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ یہ حماسی اکٹھ اس بات کی نوید سنا رہا ہے کہ شیعیت کے لیے ایک نئی پہچان اور شناخت سامنے آ رہی ہے، اور شیعہ اس طرح بہترین طریقے سے میدان عمل میں حاضر ہونے کی رسم شبیریؑ کے ذریعے عالمی استکبار کی بند حدود عبور کر رہے ہیں۔ لوگوں کا یہ حماسی اکٹھ حتمی طور پر انسانوں کے اس سمندر میں شامل ایک ایک انسان کے وجود پر انتہائی گہرے آثار مرتب کرتا ہے، اور اس ناتے ہر ایک اپنے آپ کو تہذیب و تمدن کی

داغ بیل ڈالنے والا ایک اور سمندر سمجھے گا۔

پیدل زیارتِ کربلا، آئمہؑ کی نگاہ میں:

چہلم حسینیؑ کے حماسے سے شیعہ تہذیب وتمدن کے ایسے انداز واطوار سامنے آرہے ہیں جو مغربی ثقافت کبھی بھی نہیں دیکھ سکتی۔ وہ خواتین وحضرات جو بڑے سادہ انداز میں اس جم غفیر میں اپنے آپ کو غرق کر دیتے ہیں، تاکہ ان کی انانیت میں کچھ بھی باقی نہ رہے، ان سے لے کر حسینیؑ زواروں کے خدمت گاروں تک جو اپنی عاجزانہ استطاعت کے مطابق زواروں کی خدمت میں مصروف ہوتے ہیں، سب کے سب دینی طرز زندگی کے اہداف کو آشکار کرنے میں مگن ہیں۔ زوار اور خدمت کار اپنے ان اہداف کے ذریعے امام حسین علیہ السلام کے ایثار کے نمونے اس واقعے میں آشکار کرنا چاہتے ہیں اپنے اسی ایثار اور قربانی سے امام حسین علیہ السلام کے نزدیک ہونا چاہتے ہیں اور اپنا اپنا حسینی کردار تاریخ کے اس مرحلے میں ادا کرنا چاہتے ہیں۔

چہلم حسینیؑ کے زواروں کے خدمت گاروں کا یہ جم غفیر، سب کے سب بڑی اچھی طرح جانتے ہیں کہ تاریخ کے کس حصے میں موجود ہیں اور ان کے ذریعے کس تہذیب وثقافت کی داغ بیل پڑ رہی ہے۔ یہ لوگ خداوند تعالیٰ کے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیے گئے حکم کے درپے ہیں جوکہ فرمان رب العزت ہے:

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

اے پیغمبرؐ! آپؐ خود اور آپؐ کے ساتھی ذمہ داری کی ادائیگی میں برداشت اور مزاحمت کریں اور عالمی استکبار کو موردِ الزام قرار دیں اور واضح کریں کہ صرف توحیدی عقیدہ ہی تاریخ میں فعال اور موثر انداز میں کردار ادا کرسکتا ہے۔

ایک روایت میں امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اصحاب میں سے ایک سے فرماتے ہیں:

زُرِ الْحُسَيْنَ وَ لَا تَدَعْهُ. قَالَ: قُلْتُ مَا لِمَنْ أَتَاهُ مِنَ الثَّوَابِ؟ قَالَ: مَنْ أَتَاهُ مَاشِياً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَ مَحَى عَنْهُ سَيِّئَةً وَ رَفَعَ لَهُ دَرَجَةً. فَإِذَا أَتَاهُ، وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَكْتُبَانِ مَا خَرَجَ مِنْ فِيهِ مِنْ خَيْرٍ وَ لَا يَكْتُبَانِ مَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ مِنْ شَرٍّ وَ لَا غَيْرَ ذَلِكَ. فَإِذَا انْصَرَفَ وَدَّعُوهُ وَ قَالُوا: يَا وَلِيَّ اللَّهِ مَغْفُوراً لَكَ أَنْتَ مِنْ حِزْبِ اللَّهِ وَ حِزْبِ رَسُولِهِ وَ حِزْبِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِه، وَ اللَّهِ لَا تَرَى النَّارَ بِعَيْنِكَ أَبَداً وَ لَا تَرَاكَ وَ لَا تَطْعَمُكَ أَبَداً ۔ (کامل الزیارات، ص۱۳۴)

ترجمہ؛امام حسینؑ کی زیارت کریں اور اسے ترک نہ کریں۔صحابی کہتے ہیں، میں نے پوچھا: جو کوئی یہ زیارت کرے اس کا ثواب کتنا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: جو امام حسینؑ کی زیارت پر پیدل جائے تو خداوند اس کے ہر اٹھنے والے قدم پر، اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں، اور اس کا ایک گناہ پاک فرماتے ہیں اور اس کے درجات میں ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں۔جب وہ زیارت کے لیے پہنچتا ہے تو خداوند متعال اس کے لیے دو فرشتوں کو موکل فرماتے ہیں تاکہ جو اچھی بات اس کے منہ سے نکلے اسے لکھیں اور جو کچھ شر اور برائی ہو اسے نہ لکھیں۔اور جب وہ زیارت سے واپس جانے لگتا ہے تو یہ دو موکل اسے الوداع کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے ولی خدا! تیرے گناہ بخش دیے گئے ہیں اور تو خدائی گروہ (حزب)، خدا کے رسولؐ کے گروہ اور رسول کے اہل بیتؑ کے گروہ کے افراد میں شمار ہونے لگا ہے۔خدا کی قسم! تو آگ و آتش کو کبھی نہ دیکھے گا اور آگ بھی ہرگز تجھے نہ دیکھ پائے گی اور تجھے اپنا شکار نہیں بنائے گی۔

یہاں توجہ کی ضرورت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام کس طرح سے وضاحت فرما رہے ہیں۔جب شیعوں کی اتنی بڑی تعداد امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی خاطر اتنا زیادہ فاصلہ پیدل طے کرتے ہیں تو کتنی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور اس زیارت اور پیدل چلنے کی بدولت خداوند کے ملائکہ جن سے محبت کرنے لگیں تو اس کے نتیجے میں کس طرح کے باشعور اور بامعرفت افراد اپنے معاشروں میں پلٹیں گے۔ملائکہ یا ولی اللہ کہ جنہیں الوداع کریں، کیا ایسے افراد جو اس خطاب کے قابل ہوں اور توبہ اور مغفرت ان کے لیے قرار دی جا چکی ہو اور ایک طرح سے گناہوں سے دوری کی طاقت ان میں آ گئی ہو، تو کیا وہ کوئی معمولی انسان ہوں گے؟ یا ایسے انسان ہوں گے

جن پر پاکیزگی اور ایمان سے لبریز دنیا بنانے کی ذمہ داری ہوگی؟

یہاں اس بات پر بھی دھیان دینے کی ضرورت ہے کہ سوال پوچھنے والا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب پوچھتا ہے اور امام صادق علیہ السلام پیدل زیارت کے بارے میں بات شروع کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں "مَنْ أَتَاهُ مَاشِياً"

تا کہ واضح ہو جائے کہ پیدل چل کر زیارت کو جانے والے مدنظر ہیں۔ اور اس کی بنیاد پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موردِ نظر پیدل حج بیت اللہ انجام دینے پر ہے۔ اس سلسلے میں ہی امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيهِ مِنَ الْمَشْيِ إِلَى بَيتِهِ الْحَرَامِ عَلَى الْقَدَمَينِ، وَ أَنَّ الْحَجَّةَ الْوَاحِدَةَ تَعْدِلُ سَبْعِينَ حَجَّةً. وَ مَنْ مَشَى عَنْ جَمَلِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَوَابَ مَا بَينَ مَشْيِهِ وَ رُكُوبِهِ. وَ الْحَاجُّ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَوَابَ مَا بَينَ مَشْيِهِ حَافِياً إِلَى مُنْتَعِلٍ

(من لا يحضره الفقيه، ج۲، ص۲۱۹)

ترجمہ: ایک عبد پیدل حج انجام دینے جیسے محبت آمیز اور خوبصورت عمل سے بڑھ کر کسی اور عمل سے خدا کے اتنا نزدیک نہیں ہوتا اور ایسا حج دوسرے ستر حج ادا کرنے جتنا ثواب رکھتا ہے۔ اور اگر کوئی حج پر جاتے ہوئے اپنے اونٹ سے اتر کر پیدل چلے تو جتنا وہ پیدل چلتا ہے اور پھر اونٹ پر سوار ہوتا ہے تو اس پیدل چلنے کی مقدار کا ثواب اسے علیحدہ ملتا ہے اور اگر حاجی کے پیر کا جوتا پھٹ جائے (اور مجبوراً اسے ننگے پاؤں چلنا پڑے) تو جتنا وہ پابرہنہ چلتا ہے اس کا ثواب علیحدہ ملتا ہے۔

ایک اور روایت میں امام صادق علیہ السلام واضح کرتے ہیں کہ جب امام حسینؑ کا زوار پیدل ان کی زیارت کے لیے جاتا ہے تو کربلا پہنچنے سے پہلے گناہوں سے پاک ہو کر اور نیکیوں میں اضافے کے ساتھ، خدا تعالیٰ کے ساتھ انس کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، اور جب قبر مبارک کے

قریب اور اطراف تک پہنچتا ہے تو منتخب شدہ اصلاح کرنے والے کے مقام کے لیے چن لیا جاتا ہے جس کا سارا مقصد اور آرزو انسانی معاشروں کی اصلاح ہوتا ہے اور جب اس کی زیارت پوری ہو جاتی ہے تو مقام فائزین (کامیاب لوگ) اور تہذیب و تمدن تشکیل دینے والے کامیاب افراد میں شمار ہونے لگتا ہے اور اس کی کوششیں حتمی طور سے اپنے نتیجے تک پہنچ پاتی ہیں۔ یہاں تک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند متعال کے فرشتوں کے ذریعے سلام بھجواتے ہیں اور فرماتے ہیں خدا سے محبت کے لیے موجود آپ کی تمام رکاوٹیں دور ہوگئی ہیں۔ یہ کتنی فضیلت ہے کہ کسی کے لیے، یعنی انسان ایسے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے کہ رسول خداؐ جو جاہلیت کی تاریخ کو فتح کرنے میں اتنی شاندار کامیابی حاصل کرتے ہیں، اسے سلام بھجواتے ہیں اور اسے اپنے ساتھیوں میں شمار کرتے ہیں۔ جی ہاں، چہلم حسینؑ کا حماسہ اسی تاریخی فتح کا تسلسل ہے جس کی بنیاد رسول خداؐ نے رکھی تھی۔ وہ روایت اس طرح سے ہے:

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَا حُسَيْنُ! مَنْ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ يُرِيدُ زِيَارَةَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنْ كَانَ مَاشِياً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَ مَحَى عَنْهُ سَيِّئَةً حَتَّى إِذَا صَارَ فِي الْحَائِرِ كَتَبَهُ اللَّهُ مِنَ الْمُصْلِحِينَ الْمُنْتَجَبِينَ حَتَّى إِذَا قَضَى مَنَاسِكَهُ كَتَبَهُ اللَّهُ مِنَ الْفَائِزِينَ حَتَّى إِذَا أَرَادَ الِانْصِرَافَ أَتَاهُ مَلَكٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ يُقْرِؤُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ: اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَامَضَى (كامل الزيارات ص ١٣٢)

ترجمہ: حسین بن ثویر کہتے ہیں: امام صادقؑ نے فرمایا: اے حسین! جو کوئی بھی اپنے گھر سے امام حسینؑ بن علیؑ کی زیارت پر جانے کی نیت سے نکلے، اگر پیدل زیارت پر جائے، خداوند تعالیٰ اس کے ہر قدم پر جو اس زیارت کے لیے اٹھائے، ایک نیکی اس کے لیے لکھتے ہیں اور ایک گناہ مٹا دیتے ہیں۔ جب وہ حرم تک پہنچتا ہے تو خداوند متعال اسے مصلحین میں شمار فرماتے ہیں اور جب زیارت کے اعمال انجام دے دیتا ہے تو پھر وہ کامیاب افراد میں شمار ہونے لگتا ہے اور جب وہ واپسی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس وقت ایک فرشتہ اس کے نزدیک آتا ہے اور کہتا ہے: رسول خداؐ نے تجھ پر سلام بھیجا ہے اور فرما رہے ہیں: نئے سرے سے اپنے کام شروع کر،

تیرے سارے پچھلے گناہ بخش دیے گئے ہیں۔

حضرت امام صادقؑ شیعیت کی بنیادیں قائم کرنے والے، ایک اور حدیث میں اس بات کی وضاحت فرماتے ہیں کہ ایک انسان جو زیارت امام حسینؑ کے لیے قدم بڑھاتا ہے خداوند کس طرح اسے پوری دنیا پر تصرف کی طاقت عنایت فرماتے ہیں اور اس کی تمام حاجتیں پوری فرماتے ہیں۔آپؑ فرماتے ہیں:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ إِلَى قَبْرِ الْحُسَيْنِ فَلَهُ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِهِ بِأَوَّلِ خُطْوَةٍ مَغْفِرَةُ ذُنُوبِهِ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُقَدَّسُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَإِذَا أَتَاهُ نَاجَاهُ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ: عَبْدِي سَلْنِي أُعْطِكَ؛ اُدْعُنِي أُجِبْكَ؛ اُطْلُبْ مِنِّي أُعْطِكَ، سَلْنِي حَاجَةً أقضيها لَكَ قَالَ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ: وَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْطِيَ مَا بَذَلَ

(وسائل الشيعه، ج۱۴، ص ۴۲۱)

ترجمہ: جو شخص حضرت حسینؑ بن علیؑ کی قبر کی زیارت کے لیے جاتا ہے جب اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر پہلا قدم اٹھاتا ہے تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں پھر ہر اٹھنے والے قدم پر مسلسل تقدیس (طہارت کا باعث بننا) ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ قبر پر پہنچتا ہے، تو حق تعالیٰ اسے مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے بندے! مجھ سے مانگ تا کہ تجھے عطا کروں، مجھے بلا تا کہ تجھے قبول کروں، مجھ سے طلب کرتا کہ تجھے دوں، اپنی حاجت مجھ سے چاہ تا کہ تیری حاجت روا کروں۔راوی کہتا ہے کہ امام فرماتے ہیں: خداوند متعال پر یہ ثابت ہے جو بذل فرماتے ہیں وہ عطا کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا روایت میں امام حسین علیہ السلام کے زواروں کے درجات میں فرق، ان کے عزم اور ارادے کی شدت میں فرق سے وابستہ ہے، جو وہ اپنے نفس میں پروان چڑھاتے ہیں۔

وسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حیاتِ طیّبہ (جدید اسلامی تمدّن کا احیاء)

اردو زبان میں حقیقی فضا (چہرہ بہ چہرہ) اور مجازی فضا (سائبر اسپیس) کے ذریعے مکتب اہل بیتؑ کی تمدن ساز، خالص تعلیمات کو منظم، سادہ، عام فہم، مختصر اور جامع انداز میں مرحلہ وار معارف کورسز کی صورت میں پیش کرنے کی ایک کوشش کا نام ہے۔

حیات طیبہ کے اہداف

۱۔ زندگی کے تمام شعبوں میں اسلام کو بطور راہنما پیش کرنا

۲۔ اسلام کی جامع مکتبی اور تمدن ساز تصویر پیش کرنا

۳۔ مختلف اہم مناسبتوں سے اسلامی لٹریچر شائع کرنا

۴۔ برصغیر کے مسلمانوں میں احساسِ خودی ایجاد کرنا

۵۔ اسلامی تہذیب و تمدن (مہدویؑ تمدن) کیلئے خطہ برصغیر کو تیار کرنا

۶۔ قوموں کے مستقبل، نسل جوان کو باشخصیت، باہدف اور باعمل بنانا

۷۔ علاقائی، مذہبی، سیاسی، گروہ بندی سے نکال کر امتِ واحدہ بننے کی مشق کروانا

اگر آپ بھی ان کورسز سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں تو اپنا مکمل نام ۔۔۔۔۔۔ تعلیم ۔۔۔۔۔۔ علاقہ ۔۔۔۔۔۔ پیشہ ۔۔۔۔۔۔۔ لکھ کر ہمارے درج ذیل واٹس ایپ نمبر 923311165211+ پہ بھیجیں۔